حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو غسل کس نے دیا؟

مجیب: مولانا عبدالرب شاکر عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3584

تاریخ اجراء: 20 شعبان المعظم 1446ھ / 19 فروری 2025ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو غسل شریف کس نے دیا۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو غسل آپ کی بیوی نے دیا۔ کیا یہ بات درست ہے، قران و حدیث کی روشنی میں وضاحت فرمائیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

جی ہاں! یہ بات درست ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ کو آپ کی زوجہ نے ہی غسل دیا تھا، جن کا نام حضرت اسماء بنت عمیس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْھا ہے۔ اور اس کا سبب یہ تھا کہ حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ نے وصیت فرمائی تھی کہ انہیں ان کی زوجہ حضرت اسماء بنت عمیس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْھا غسل دیں، چنانچہ آپ کی وصیت کے مطابق آپ کی زوجہ حضرت اسماء بنت عمیس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْھا نے آپ کو غسل دیا اور شرعی اعتبار سے بیوی کا اپنے شوہر کو غسل دینا جائز ہے کیونکہ شوہر کے فوت ہونے کے بعد بیوی عدت میں ہوتی ہے اور جب تک عدت میں ہو تو نکاح باقی رہتا ہے، اسی وجہ سے اگر بیوی فوت ہو جائے تو شوہر اسے غسل نہیں دے سکتا کہ شوہر پر عدت نہیں ہوتی لہذا بیوی کے فوت ہوتے ہی نکاح بالکلیہ ختم ہو جاتا ہے۔

چنانچہ البدایہ والنہایہ میں ہے "محمد بن أبي بکر الصدیق۔۔۔ أمہ أسماء بنت عمیس، ولما احتضر الصدیق أوصى أن تغسلہ فغسلتہ" ترجمہ: حضرت محمد بن ابو بکر صدیق کی والدہ اسماء بنت عمیس ہیں اور جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کا وقت وصال آیا تو انہوں نے وصیت فرمائی کہ ان کو حضرت اسماء غسل دیں چنانچہ حضرت اسماء نے آپ کو غسل دیا۔ رضی اللہ تعالی عنہم۔ (البدایۃ والنھایۃ، جلد 7، صفحہ 353، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی)

یونہی مرأۃ المناجیح میں ہے ”آپ کا نام عبد اللہ ہے، کنیت ابو بکر، لقب عتیق، آپ کی زوجہ کا نام اسماء بنت عمیس ہے، **آپ نے وصیت کی تھی کہ مجھے یہ ہی غسل دیں ایسا ہی کیا گیا۔**“ (مرأۃ المناجیح، جلد 8، صفحہ 298، مطبوعہ قادری پبلشرز، لاہور)

رد المحتار علی الدر المختار میں ہے ”المرأة تغسل زوجها۔۔۔ والنکاح بعد الموت باق الی أن تنقضی العدة بخلاف ما اذا ماتت فلا یغسلها لانتهاء ملک النکاح لعدم المحل فصار اجنبیا وهذا اذا لم تثبت البینونة بینهما فی حال حیاة الزوج فان ثبتت بان طلقها بائنا أو ثلاثا ثم مات لا تغسله لارتفاع الملک بالابانة“ ترجمہ: عورت اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے۔۔۔ اور نکاح موت کے بعد عدت پوری ہونے تک باقی رہتا ہے، بخلاف اس صورت کے کہ جب عورت فوت ہو جائے، تو مرد اسے غسل نہیں دے سکتا، کیونکہ محل فوت ہو جانے کے سبب ملکِ نکاح انتہاء کو پہنچ چکی ہے، تو یہ (شوہر) اجنبی ہو گیا اور یہ (عورت کے مرد کو غسل دینے والا حکم) اس صورت میں ہے جب ان دونوں کے درمیان شوہر کی زندگی میں جدائی نہ ہوئی ہو، اگر جدائی ثابت ہو چکی ہو بایں صورت کہ اسے طلاقِ بائن یا تین طلاقیں دے کر فوت ہوا، تو عورت غسل نہیں دے سکتی، کیونکہ بائن کرنے کے سبب ملکیت ختم ہو چکی ہے۔ (رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، ج 2، ص 199، دار الفکر، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net